70531 ـ عقد نكاح كے بعد والد خاوند كے ساتھ بيٹھنے سے روكتا ہے

سوال

ميرا ايك لڑكى كے ساتھ عقد نكاح ہو چكا ہے، اور مالى حالت كى بنا پر ايك سال كے بعد رخصتى طے پائى ہے، ليكن لڑكى كا والد لڑكى سے خلوت نہيں كرنے ديتا اور كچھ دير كے ليے بھى ہميں عليحدہ بيٹھ كر بات چيت كرنے يا بيٹھنے بھى نہيں ديتا، كيا ميرے سسر كے ليے حلال ہے كہ وہ رسم و رواج كى بنا پر مجھے بيوى كے ساتھ خلوت كرنے اور بيٹھنے سے منع كرے، اور مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نكاح كے تين اركان ہيں:

ايجاب و قبول اور ولى كى موافقت.

ايجاب يہ ہے كہ: دو عقد كرنے والوں ميں سے كسى ايك كى جانب سے صادر ہونے والى ايسى كلام جس سے وہ عقد كرنا چاہيں، اور اس كا نام ايجاب اس ليے ركھا گيا ہے كہ اسى بنا پر التزام كو وجود ہوا ہے.

اور قبول يہ ہے كہ: دوسرى طرف سے ايسى كلام صادر ہو جو پہلے فريق كى جانب سے صادر ہونے والى كلام كو قبول كرنے اور اس كى موافقت پر دلالت كرتى ہو، اسے قبول كا نام اس ليے ديا گيا ہے كہ پہلے كے التزام سے اس ميں رضامندى پائى جاتى ہے.

اس ليے اگر يہ ايجاب و قبول بيوى كى موجودگى اور اس كى رضامندى سے ہو تو عقد نكاح ہو جائيگا، اور وہ عورت اس شخص كى بيوى بن جائيگى، اس طرح وہ شخص اس عورت كا ايجاب و قبول كے بعد خاوند بن جائيگا، اس عقد نكاح كے نتيجہ ميں درج ذيل شرعى اثرات مرتب ہونگے:

اول:

خاوند اور بيوى كا ايك دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور استمتاع كرنا.

دوم:

اگر بیوی سے دخول کر لیا یا پھر اس کے ساتھ شرعی خلوت ہو گئی جس میں جماع کرنا ممکن تھا یا پھر دخول یا خلوت سے قبل فوت ہو گیا تو عقد نکاح میں مقرر کیا گیا پورا مہر ادا کرنا واجب ہوگا.

اور اگر عقد نکاح کے بعد دخول سے قبل یا پھر خلوت کیے بغیر طلاق دے دی تو بیوی کو مقرر کیا گیا آدھا مہر ادا کرنا ہوگا.

لیکن اگر عقد نکاح میں مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر دخول کی صورت میں یا خاوند کے فوت ہو جانے یا شرعی خلوت ہو جانے کی صورت میں بیوی کو مہر مثل ادا کرنا ہو گا، یعنی اس عورت کی بہنوں اور پھوپھی کی بیٹیوں جتنا مہر ادا کرنا ہو گا.

سوم:

خاوند کے ذمہ بیوی کا نان و نفقہ اور رہائش مہیا کرنا اس صورت میں واجب ہوگا جب بیوی سے دخول کر لیا جائے، کیونکہ یہ اشیاء بیوی سے استمتاع کے عوض میں ہیں اور اس لیے کہ بیوی اس صورت میں خاوند کے ماتحت ہو جاتی ہے.

چہارم:

دخول اور شرعی خلوت ہو جانے کی صورت میں اولاد کی نسبت خاوند کی طرف ثابت ہوگی.

پنجم:

اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی فوت ہو جائے تو ایک دوسرے کے وارث بنیں گے، چاہے بیوی سے دخول ہوا ہو یا دخول نہ ہوا ہو.

ششم:

سسرالی حرمت ثابت ہو جائیگی، یعنی بیوی پر خاوند کی اصل اور فرع اور اسی طرح بیوی کی اصل اور فرع خاوند پر حرام ہو جائیگی، جس کی تفصیل معروف ہے.

ہم اوپر جو کچھ بیان کر چکے ہیں اس سے سوال کا جواب بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ: خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کے لیے عقد نکاح سے ہی ایک دوسرے سے مباشرت و بوسہ لینا اور خلوت وغیرہ سے استمتاع کرنا ثابت ہو جائیگا.

سوال نمبر (74321) اور (13886) کے جوابات میں عقد نکاح کرنے کے بعد ان مباحات کا بیان ہوا ہے جو خاوند کے لیے جائز ہیں چاہے بیوی سے دخول نہ بھی ہوا ہو، آپ ان سوالات کا مطالعہ کر لیں.

لیکن رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل عورت کے ولی کے لیے جائز ہے کہ وہ شرعی خلوت - یعنی دروازے بند کر کے اور پردہ لٹکا کر اور بالاولی جماع - سے سختی کے ساتھ منع کرے، کیونکہ رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل دخول میں بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں.

کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند فوت ہو جائے، یا پھر طلاق ہو جائے، اور رخصتی سے قبل ہی عورت حاملہ ہو یا پھر اس کی بکارت جاتی رہے جس سے برے اثرات مرتب ہونگے.

سوال نمبر (3215) کے جواب میں اس مسئلہ کی تفصیل پائی جاتی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

اس لیے جب ان خرابیوں کے ساتھ رختصی اور خاوند کے گھر منتقل ہونے سے قبل اس طرح کے امور اکثر طور پر ہونے والی سستی و کاہلی بھی شامل ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نظر اور وہ عرف جو بیوی کی رخصتی کے بعد ہی اس طرح کے تعلقات قبول کرتا ہے، تو یہ امر عزت و ناموس اور نسب کی حفاظت کے لیے ایك معتبر امر شمار ہوگا.

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کی قدر کرے، اور اپنے جذبات سے نہیں بلکہ عقل سے سوچے، اور اسے اس معاملہ کے نتیجہ میں ہونے والے اثرات کا علم بھی رکھنا چاہیے کہ ہو سکتا وہ فوت ہو جائے یا طلاق ہو جائے تو پھر کیا ہوگا۔ اور یقیناً وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا پسند نہیں کریگا، تو پھر لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے ایسی چیز پسند نہیں کرتے.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس کا بہتر اور درمیانہ حل یہی ہے کہ اس میں نہ تو تشدد کیا جائے اور نہ ہی تساہل سے کام لیا جائے بلکہ میانہ روي اختیار کی جائے.

واللہ اعلم .